24
سبق

پیامِ عمل

گر قوم کی خدمت کرتا ہے — احسان تو کس پر دھرتا ہے
کیوں غیروں کا دم بھرتا ہے — کیوں خوف کے مارے مرتا ہے
اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے!
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے!

تدریسی اشارے:

- اس نظم کو اسٹیج پر ڈرامے کی شکل میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

جو عمریں مفت گنوائے گا　　وہ آخر کو پچھتائے گا
کچھ بیٹھے ہاتھ نہ آئے گا　　جو ڈھونڈے گا وہ پائے گا
تو کب تک دیر لگائے گا　　یہ وقت بھی آخر جائے گا

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے!
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے!

یہ دنیا آخر فانی ہے　　اور جان بھی اک دن جانی ہے
پھر تجھ کو کیوں حیرانی ہے　　کر ڈال جو دل میں ٹھانی ہے
جب ہمّت کی جولانی ہے　　تو پتھر بھی پھر پانی ہے

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے!
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے!

محمد فاروق دیوانہ

مشق

معنی یاد کیجیے

قوم : کسی ملک میں رہنے والے لوگ

خدمت : سیوا

خوف : ڈر

غیروں : دوسروں

دم بھرنا : کسی کی ہر وقت تعریف کرتے رہنا

کمر باندھنا : کسی کام کے لیے تیار ہونا

گنوانا : کھونا

ہاتھ نہ آنا : حاصل نہ ہونا

فانی : ختم ہونے والی، مٹ جانے والی

حیرانی : تعجب، حیرت، اچنبھا

ٹھان لینا : پکّا ارادہ کرنا

جولانی : جوش، ہمت

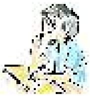

ان سوالوں کے جواب دیجیے

1. شاعر نے پہلے بند میں کس کی خدمت کی بات کہی ہے؟

© NCERT be republished

2. کس کا دم بھرنے سے منع کیا ہے؟

3. عمر مفت گنوانے والے کا انجام کیا ہوتا ہے؟

4. آخری بند میں شاعر نے دنیا کے بارے میں کیا کہا ہے؟

5. ہمت کی جولانی سے کیا مراد ہے؟

6. ''اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے'' سے شاعر کا کیا مقصد ہے؟

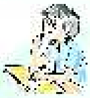

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے

قوم　　خوف　　ہمّت　　فانی　　خدمت　　حیرانی

ان لفظوں کے متضاد لکھیے

غیر　　کھونا　　آنا　　مرنا　　دیر

اشعار مکمل کیجیے

جو عمریں مفت گنوائے گا	وہ آخر..............................
کیوں غیروں کا دم بھرتا ہے	کیوں خوف........................
.... لگائے گا	یہ وقت بھی آخر جائے گا
.... فانی ہے	اور جان بھی اک دن جانی ہے

عملی کام

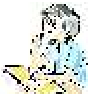

اس نظم کو زبانی یاد کیجیے

© NCERT not to be republished

پوری نظم خوش خط لکھیے

غور کرنے کی بات

یہ نظم بہت پُر جوش ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کوئی شخص بچوں کو پریڈ کروا رہا ہے۔ اس میں شاعر نے قوم کی خدمت کرنے کے لیے اکسایا ہے اور یہ بتانے کی کوشش کی ہے اگر کسی کام کو ہمّت اور پکّے ارادے کے ساتھ شروع کیا جائے تو خدا ضرور مدد کرتا ہے۔ نظم کا انداز پی ٹی کے درمیان ڈرِل (Drill) کا سا ہے۔

© NCERT
be republished